الکتاب والحکمۃ

عزیز زبیدی۔ واربرٹن

نجی اغراض کی تکمیل کے لیے ابتلا اور فتنوں کے چکر چلانا

شاطرانہ چکر بازی ہے

وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ (ب۔ البقرہ ع۲۴) وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (بقرہ ع۲۷)

یہ چکر خونریزی سے زیادہ سنگین ہیں۔ (۱) فتنہ (برپا کرنا) خونریزی سے بڑھ کر سنگین ہے۔

(ب) فتنہ برپا کرنا (کشت و) خون سے بڑھ کر ہے۔

یہاں پر "فتنہ" ایسے ابتلاء، تخریب، فساد، تحریص و تخویف، ترغیب و ترہیب، لفظی مغالطوں اور استحصالی وعدوں جیسے چکروں کا نام ہے، جن سے غرض راہِ حق کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے یا حق و صواب کے روشن افق پر پردے ڈالنا، ایسے چکر باز انسان محض اپنے نفس و طاغوت کی دلجوئی کے لیے دین نبی کے سلسلے میں بھی عوام کو عوامی گمراہیوں کے ذریعے گمراہ کرتے ہیں، حق و صداقت، قرآن اور نبی کا نام لے کر خلق خدا کا استحصال کرتے ہیں۔

دوسرے لفظوں میں "فتنہ" کے معنی "ہتھکنڈے" بھی کر سکتے ہیں۔ بہر حال ظاہر ان کا سانپ کی طرح دلکش ہوتا ہے مگر مکروہ اغراض کی بنا پر باطن ان کا زہریلا بن جاتا ہے، جن کے زہر سے ملی عافیتیں غارت ہوتی ہیں، امنِ عامہ تباہ ہوتا ہے، ملکی فضائیں مسموم اور معاشرتی قدریں داغدار ہو جاتی ہیں شاطروں کے وارے نیارے ہوتے ہیں، عوام شرمناک استحصال کے نرغے میں چلے جاتے ہیں۔

یہ ہتھکنڈے جیسے اجتماعی پیمانے پر ہوتے ہیں ویسے وہ اپنے انفرادی پیمانے بھی رکھتے ہیں، جو گو وہ انفرادی تشکل میں ہوتے ہیں تاہم اجتماعی فتنہ سازی کے لیے اولین درس گاہ کا کام بھی دے جاتے ہیں۔ آج کی یہ چنگاری، کل کے لیے ایک عظیم آتش کدہ بھی بن سکتی ہے۔

ان ہتھکنڈوں کے محرکات فکری گمراہیاں بھی ہو سکتی ہیں، نجی اور شخصی ہوس بھی، وہ سیاسی بھی ہو سکتے ہیں اور کاروباری بھی۔ مفادِ عاجلہ کی کوئی اور وقتی تحریک بھی ہو سکتی ہے، کوئی محدود اور فانی بے چینی کی تسکین کا کوئی داعیہ بھی۔ الغرض: ابتلاء، اور فتنوں کے چکر بہت بڑی آفات ہیں۔

جب وہ کسی معاشرہ میں جڑ پکڑ لیتے ہیں، انتہائی مکروہ برگ و بار لاتے ہیں۔ معاشرتی صحت اور قدریں مسموم ہو جاتی ہیں، اقوام و ملل صحت مند معاشرہ کی تخلیق سے قاصر رہتی ہیں، رہنما کم زیادہ رہزن پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں، مواساۃ اور نیک تعاون کی توفیق سے محرومی ان کا مقدر بن جاتی ہے، دنیا کی یہ بستی بھیڑیوں اور بھیڑیوں کی بستی ہو کر رہ جاتی ہے۔ خلقِ خدا کو روشنی مہیا کرنا نادانی اور ان کی آنکھوں پر مغالطوں کے پردے ڈالنا فلسفیانہ حکمتِ عملی تصور کی جانے لگتی ہے۔ اس باب میں جو جتنا شاطر ہوتا ہے اتنا ہی وہ قادر کہلاتا ہے۔ اس قسم کے ہتھکنڈوں سے قوم کی نفسیات مسخ ہوتی ہیں، افراد کا مزاج غلط رنگ پکڑتا ہے۔ ملکی ماحول اور فضا باہمی اعتماد سے محروم ہو جاتی ہے، اب بدگمانیوں کے بھوت ناچتے اور دیو دندناتے ہیں۔ اس لیے اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ کوئی قوم اپنے مقامِ برین سے گر کر رسوا اور ذلیل و خوار ہو جائے تو اس میں ہتھکنڈوں کا چلن عام کر دیا جائے، پھر آپ دیکھیں گے کہ اب اس کو کسی خارجی دشمن کی ضرورت نہیں رہی۔ اب وہ اپنے ہاتھوں اپنی قبر آپ کھودنے کے قابل ہو گئی ہے جیسا کہ قرآنِ حکیم نے ایک ناہنجار قوم کے تذکرہ میں فرمایا ہے۔

وَظَنُّوٓا۟ أَنَّهُم مَّانِعَتُهُمْ حُصُونُهُم مِّنَ ٱللَّهِ فَأَتَىٰهُمُ ٱللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا۟ وَقَذَفَ فِى قُلُوبِهِمُ ٱلرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُم بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِى ٱلْمُؤْمِنِينَ فَٱعْتَبِرُوا۟ يَٰٓأُو۟لِى ٱلْأَبْصَٰرِ (پ ۲۸ - الحشر ع ۱)

"اور خود ان کا خیال یہ تھا کہ ان کے قلعے ان کو اللہ (کی گرفت) سے بچا لیں گے۔ سو اللہ (کا عذاب) ایسی جگہ سے ان پر آیا کہ ان کے سان گمان میں بھی نہیں تھا اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا تو وہ (اب) اپنے ہاتھوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں اپنے گھروں کو اجاڑ رہے ہیں۔ سو اے آنکھوں والو! سوچو، عبرت پکڑو۔"

اس آیت میں قومِ یہود کا ذکر ہے۔ ہتھکنڈے جن کی زندگی کے خمیر میں شامل تھا، یہاں تک کہ وہ خدا کے حضور بھی چکر چلانے اور ہتھکنڈے استعمال کرنے سے نہیں شرماتے تھے۔ ان کی پوری زندگی ہتھکنڈوں اور چکر بازی کی زندگی رہی ہے۔ اس لیے اس قوم سے بڑھ کر اور کوئی قوم پریشان اور ویران نصیب دیکھنے میں نہیں آئی۔

یہود کے علاوہ "چکرباز" قوم ثمود بھی تھی، حضرت صالح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ختم کرنے کے لیے ایک چکر چلایا کہ ہر قبیلے کے ذمہ دار لوگ قسم کھائیں کہ رات کو ان پر حملہ کریں گے۔

پھر یہ شور برپا کریں گے کہ "ہائے گئے" ہم بیچارے مارے گئے، خدا جانے کس نے یہ حرکت کی، ہم تو موقع پر موجود ہی نہیں تھے۔

قَالُوا تَقَاسَمُوا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهُ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ (پ ۱۹ - النمل ع ۴)

فرمایا وہ بھی ایک چال چلے اور ہم نے بھی ان کو اس کا مزہ چکھایا:

وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (ایضاً)

چنانچہ ان کو صفحۂ ہستی سے بھی مٹا دیا۔

اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ (ایضاً)

وہ دیکھیے! ان کے اجڑے پڑے گھر:

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا (ایضاً)

قَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ (پ ۱۴ - النحل ع ۴)

"یعنی ان سے پہلے لوگوں نے بھی (حق کے خلاف) تدبیریں کی تھیں تو خدا نے ان (کے منصوبوں) کی عمارت کی جڑ بنیاد سے اکھاڑ دی تو اس (خیالی عمارت) کی چھت (دھڑام سے) ان ہی پر ان کے اوپر سے گر پڑی اور جدھر سے ان کو خبر تک نہ تھی، عذاب نے آلیا۔

حق کو اپنی راہ پر چلانے کی کوشش۔ سچی عبدیت اور فطری راہ یہ ہے کہ: انسان حق کا احترام کرے اور اس کے پیچھے چلے، اس کے بجائے کوئی شخص اگر یہ خواہش کرے کہ حق اس کا دم بھرے اور اس کے نفس و طاغوت کا ایما ہو، وہ ادھر کو اٹھ دوڑے تو یہ بات نہ صرف غیر دانشمندانہ ہے بلکہ ندامت اور ناکامیوں کو دعوت دینا بھی ہے، بہر حال اللہ تعالیٰ نے یہ شکوہ کیا ہے کہ جن کے دلوں میں کوڑھ ہوتا ہے ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ حق ہی ان کے پیچھے چلے تاکہ وہ اپنا الّو سیدھا رکھ سکیں۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ (پ ۳ - آل عمران ع ۱)

مطلب کی بات ہو تو سب ممکن ورنہ معذرت۔ چکر بازوں کا شعار ایک یہ بھی ہے کہ جب مطلب نہ ہو تو حق کے ساتھ چلنے سے معذوری ظاہر کریں گے کہ گھر اکیلا ہے، بیمار رہوں، جیب میں پیسے نہیں

ہیں، فرصت نہیں، یہ بات ہے وہ بات ہے، ہاں اگر کچھ وصول ہوتا ہو، اور کچھ نہیں، انتقام کی پیاس کی تسکین کا کوئی سامان ہی ہاتھ آتا ہو تو پھر کوئی کام بھی ناممکن نہیں رہتا۔ وقت بھی مل جاتا ہے۔ بازوؤں میں طاقت بھی آجاتی ہے۔ اور خرچ کرنے کو پیسہ بھی ہاتھ لگ جاتا ہے۔

وَيَسْتَأْذِنُ فَرِيقٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ ۖ إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا ۝ وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْهَا وَمَا تَلَبَّثُوا بِهَا إِلَّا يَسِيرًا (پ۲۱۔ الاحزاب ع۲)

"یعنی ان میں سے کچھ لوگ کہنے لگے پیغمبر سے (گھر لوٹ جانے کی) اجازت مانگنے (اور) کہنے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں۔ حالانکہ وہ غیر محفوظ نہیں (بلکہ) ان کا ارادہ تو صرف بھاگنے ہی کا ہے۔ اور اگر (ایسے ہی لشکر) مدینے کے اطراف (و جوانب) سے ان پر آگھسیں اور ان سے فتنہ (برپا کرنے) کو کہا جائے تو وہ اسے برپا کر ہی دیں اور ان (گھروں میں) بس برائے نام ہی ٹھہریں۔"

ایسے لوگ ساتھ دیں بھی تو خیر نہیں۔ یہ فتنہ پرور لوگ پہلے تو راہِ حق میں آپ کا ساتھ دیں گے ہی نہیں، اگر دیں گے بھی تو شرارت کی نیت سے دیں گے۔

لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ (توبہ ع)

"اگر یہ لوگ تم میں (مل کر) نکلتے بھی تو بس تم میں اور زیادہ خرابیاں ہی ڈالتے اور تم میں فتنہ برپا کرنے کی غرض سے تمہارے درمیان (ادھر کے ادھر اور ادھر کے ادھر) دوڑے دوڑے پڑے پھرتے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ چکر بازوں کے یارانے خطرے سے خالی نہیں ہو سکتے ہاں وقتی بات الگ ہے۔

یہ چکر باز لوگ بہت جھوٹے ہیں۔ حق تعالیٰ قیامت میں ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے وہ معبودانِ باطل کہاں غائب ہو گئے جن کے ہاں تم سجدہ ریز رہے؟ تو بولیں گے الٰہی تیری قسم! ہم نے شرک کیا ہی نہیں تھا، اللہ فرمائیں گے کہ دیکھیے یہ کتنے جھوٹے ہیں:

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ ۝ انْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ (پ۷۔ الانعام ع۳)

یہ چکر خود چکر بازوں کے لیے چکر ثابت ہوں گے۔ یہ چکر باز آج جو چکر چلا رہے ہیں کل یہی

چکر خود انہی چکر بازوں کے لیے چکر بن جائیں گے۔

یُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ (پ ۲۷ - الحدید ع)

"وہ (چکر باز) پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ (مسلمان) کہیں گے: ہاں۔ تھے تو لیکن تم نے اپنے کو گمراہی میں پھنسا رکھا تھا اور تم راستہ دیکھا کرتے تھے اور تم شک رکھتے تھے اور تم کو تمہاری بے ہودہ تمناؤں نے دھوکے میں ڈال رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا۔

بغل میں چھری منہ میں رام رام۔ چکر بازوں کے ہتھکنڈے نرالے ہوتے ہیں۔ امن کے بڑے داعی بنتے ہیں لیکن اگر ان کو امنِ عامہ کو تہ و بالا کرنے اور فتنہ برپا کرنے کی طرف دعوت دی جائے تو کود پڑتے ہیں۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِیْنَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّاْمَنُوْكُمْ وَیَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِیْهَا (پ ۵ - النساء ع)

"کچھ اور لوگ تم ایسے بھی پاؤ گے جو تم سے (بھی) امن میں رہنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی امن میں رہنا چاہتے ہیں (مگر حال یہ ہے کہ جب کبھی ان کو کوئی فتنہ و فساد برپا کرنے کی طرف لوٹا کر لے جائیے تو اوندھے منہ اس میں جا گرنے کو موجود۔"

چڑھتے سورج پر نگاہ رکھتے ہیں۔ یہ چکر باز لوگ عموماً چڑھتے سورج کے پجاری ہوتے ہیں، اگر با اصول اور ایماندار شخص کا ستارہ اوج پر پہنچا ہے تو اس کے ساتھ ہو لیں گے، اگر کسی بد کی باری آئی ہے تو دوڑ کر اس کا دامن پکڑ لیں گے۔ لیکن انجام کار دھوبی کا کتا۔ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَیْرُ ِۨاطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ِۨانْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ۫ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ (پ ۱۷ - الحج ع)

"اور لوگوں میں کوئی کوئی ایسا بھی ہے جو خدا کی عبادت تو کرتا ہے (مگر) اکھڑا اکھڑا کہ اگر اس کو کوئی فائدہ پہنچ گیا تو اس کی وجہ سے مطمئن ہو گیا اور اگر اس پر کوئی افتاد پڑی تو جدھر سے آیا تھا الٹا ادھر ہی کو لوٹ گیا۔ اس نے دنیا بھی کھوئی اور آخرت بھی۔

افسوس! یہ ٹولہ شروع سے کثرت سے چلا آرہا ہے۔ جواب کسی سے بھی پوشیدہ نہیں رہا۔

اللہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ ہم سے چھپ نہیں سکتے۔

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا (پ ۱۸ - النور ع ۹)

"اللہ ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو تم میں سے آڑ میں ہو کر کھسک جاتے ہیں یا جا کر واپس آجاؤ۔ شاطر لوگ حق کی راہ مارنے کے لیے کئی راہیں چلتے ہیں، اپنے اغراض کی تکمیل کے لیے اپنے گماشتوں کو "حاملین حق" کی جماعت میں شامل کراتے ہیں تاکہ اس میں رہ کر جاسوسی کریں اور تخریبی کارروائیاں کر کے اس کی ساکھ کو نقصان پہنچائیں، قرآن حکیم نے ان شاطروں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ (پ ۳ - ال عمران ع ۸)

"اور اہل کتاب میں سے ایک گروہ (اپنے لوگوں کو) سمجھاتا ہے کہ مسلمانوں پر جو کتاب نازل ہوئی ہے، صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو (اس سے) انکار کر دیا کرو، شاید (اس سازش سے) وہ (دین اسلام سے) پھر جائیں۔"

گویا کہ یہ طریق کار سنجیدہ اور باضمیر لوگوں کا کام نہیں ہے۔ یہود و نصاریٰ کی خوئے بد اور بری سرشت کی صدائے بازگشت ہے۔ بہرحال "چکر بازی" صرف راہ راست سے ہٹ کر چلنے کی ایک مکروہ سبیل ہے جسے صرف وہ لوگ اختیار کرتے ہیں جو متوازن اور متبادل راہ چلنے سے قاصر ہوتے ہیں اس لیے چکر بازوں کی یہ چکر بازی خود ان کے لیے چکر بازی بن جائے گی۔ اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا (پ ۱۰ - توبہ ع ۷)

شرح السنہ للامام البغوی

تفسیر

تفسیر الخازن مع البغوی، الخازن مع النسفی، ابن کثیر، جامع البیان، ابن عباس، احکام القرآن للجصاص، البرہان فی علوم القرآن الزرکشی، مناہل العرفان فی علوم القرآن، الاتقان، سیرت حلبیہ، اعلام الموقعین لابن القیم، زاد المعاد، مروج الذہب فی التاریخ، تیسیر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول ۴ جلد، المسوّی من احادیث الموطا، بہشت، دلائل النبوۃ، تاریخ العرب، الامامۃ والسیاسۃ لابن قتیبہ، الفرقان بین اولیاء الرحمٰن و اولیاء الشیطان لابن تیمیہ، الطرق الحکمیہ لابن قیم، منہاج السنۃ لابن تیمیہ، الخصائص الکبریٰ و الحاوی للفتاوی السیوطی وغیرہ، آپ اپنی کوئی کتاب بیچنا چاہیں تو ہمیں یاد فرمائیں۔

رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار لائلپور